



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں شمالی افریقہ سے تعلق رکھتا ہوں اور یہاں مملکت سعودی عرب میں کام کرتا ہوں آپ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل مسئلہ میں میری رہنمائی فرمائیں۔ میں عصوف کا قائل ہوں اور میرے پیر صاحب نے مجھے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن ان کی جماعت میں ان کا ذکر ایسے طے موجود ہیں جو عشاء کی نماز کے بعد ذکر شروع کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے اسم اعظم ”اللہ“ کا ذکر شروع کرتے ہیں اس لفظ کی ادائیگی کھینچ کر اور تعظیم کے ساتھ کرتے ہیں۔ پھر کچھ دوسرے اذکار پڑھتے ہیں۔ پھر کھڑے ہو کر ایک آواز سے اللہ اللہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ (اللہ) کا لفظ تو تحلیل ہو جاتا ہے اور صرف ”آہ۔ آہ“ کی آواز آنے لگتی ہے۔ جہاں وہ ذکر کرتے ہیں وہ جگہ میرے رستے میں واقع ہے اور بعض دوسرے ساتھیوں کی طرح میں بھی اس سے بہت متاثر ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ آپ یہ فرمائیں کہ کیا ذکر کا یہ طریقہ صحیح ہے اور میں بلا تردد اس میں شریک ہوتا ہوں یا اسے محسور دوں؟ لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ قرآن و سنت میں موجود نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جس پیر صاحب کے بارے میں بیان کیا ہے ان سے یہ وظیفہ نہ لیں اللہ تعالیٰ کا ذکر اس انداز سے کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ دین میں لہجہ کی ہوئی ایک بدعت ہے۔ آپ پانچوں نمازوں کے بعد اور دیگر اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ان دعاؤں اور ان الفاظ سے کریں جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں اور جس طرح کتب احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتُوءٌ خَيْرٌ لِّمَن كَانَ يُزَوِّجُ اللَّهُ وَالنَّحْمِ الْأَمْوَءَ وَاللَّحْمِ ذُكْرَ اللَّهِ كَثِيرًا ۚ ... الأحزاب ۲۱

”یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین (عمدہ) نمونہ ہے“ (یعنی) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے (یعنی یہ امید رکھتا ہے کہ ایک دن آئے گا جب اللہ تعالیٰ اسے نیک اعمال کا ثواب دیں گے۔)

اس قسم کی صحیح احادیث آپ کو شیخ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی کی کتاب ”عمدة الصدیق“ اور امام ابن تیمیہ کے دادا محمد والدین عبدالسلام کی کتاب ”مفتی الاخبار“ اور حافظ ابن حجر کی کتاب ”بلوغ المرام“ اور دیگر کتابوں میں مل سکتی ہیں۔

حدا ما عیدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ